قلیل حرام پر مشتمل غذائی مصنوعات

(پہلی قسط)

مفتی شعیب عالم

بعض غذائی مصنوعات جو کسی غیر مسلم ملک سے درآمد کی جاتی ہیں یا مقامی طور پر تیار کی جاتی ہیں، ان میں کوئی بنیادی یا اضافی ایسا جزء یا عنصر بھی شامل ہوتا ہے جو شرعاً ممنوع ہوتا ہے، مگر وہ جزء اتنا معمولی اور مقدار میں اتنا کم ہوتا ہے کہ پورے پروڈکٹ کے مقابلے میں اس کی نسبت بہت کم بالکل نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، مثلاً: ہزار لیٹر محلول میں ایک لیٹر الکحل ہو تو اس کی نسبت ہزارواں حصہ بنتی ہے، گویا کہ ہزار قطروں میں ایک قطرہ اور ہزار دانوں میں ایک دانہ حرام کا ہے۔

مجموعے کے مقابلے میں اس قلیل تناسب کی وجہ سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی مصنوعات کا خوردنی استعمال جائز ہے یا ناجائز؟ یہی اس تحریر کا موضوع ہے۔

دو متضاد نقطہ ہائے نظر

اگر مقدار کی اس کمی کو مدنظر رکھیں اور اس کے ساتھ کچھ اور عقلی ونقلی دلائل کا اضافہ کرلیں تو بنظرِ ظاہر ایسے پروڈکٹ کا خوردنی استعمال جائز ہونا چاہیے، مثلاً:

۱:..... شراب جب بدل کر سرکہ بن جائے تو بالاتفاق وہ حلال ہوجاتی ہے، حالانکہ ماہرین کے بقول اس میں پھر بھی دو فیصد شراب کے اجزاء باقی رہتے ہیں، مگر شریعت اس مقدار کو خاطر میں نہیں لاتی اور اس کو حلال تصور کرتی ہے، لہٰذا کوئی پروڈکٹ قلیل حرام پر مشتمل ہو تو اُسے حلال ہونا چاہیے، جیسا کہ سرکہ حلال ہے۔

۲:..... اگر کسی پروڈکٹ میں کسی جائز یا ناجائز عنصر کی آمیزش بہت کم مقدار میں ہو تو علاوہ صانع کے کسی اور کے لیے اس کا علم بہت مشکل قریباً ناممکن ہے، اس لیے صارف اپنی لاعلمی کی وجہ سے معذور ہے اور بعض صورتوں میں مجبور بھی ہے۔

۳:..... صانع کو اس قلیل عنصر کے اظہار پر مجبور بھی نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ بین الاقوامی قوانین کے تحت اگر کسی پروڈکٹ میں کسی عنصر کی مقدار دو فیصد یا اس سے کم ہے تو لیبل پر اس کا اظہار ضروری نہیں۔

۴:..... جس چیز کو صارف حرام سمجھتا ہو ضروری نہیں کہ وہ شریعت میں بھی حرام ہو، مثلاً:

۱۵:- مردوں کے لیے ریشم کی قلیل مقدار کا استعمال جائز ہے۔

۱۶:- جانور ذبح کرتے وقت اگر تسمیہ اور ذبح میں معمولی فصل آ جائے تو اس سے جانور مردار نہیں ہوتا۔

۱۷:- وقف جائیداد کو اجرتِ مثل پر دینا ضروری ہے، لیکن اجرتِ مثل سے معمولی کمی جائز ہے۔

ان تمام مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ شریعت کا مزاج یہ ہے کہ وہ قلیل مقدار معاف کر دیتی ہے، اس لیے غذائی مصنوعات میں اگر بہت قلیل مقدار میں غیر شرعی عنصر شامل ہو تو اُسے معاف ہونا چاہیے۔

¾ سے متعلق ضروری ت

۱:..... اگر اس نظریے کو درست t کر لیا جائے کہ مصنوعات میں قلیل مقدار حرام کی شمولیت معاف ہے، تو پھر سوال یہ پیدا ہوگا کہ قلیل سے مراد کیا ہے اور کس قدر قلیل معاف ہے؟ کیونکہ قلیل کا کوئی لگا بندھا اور طے شدہ معیار نہیں۔ معاملات میں قلیل کچھ ہے تو ماکولات و مشروبات میں کچھ اور۔ فعل اور عمل کے لیے قلیل کی جو کسوٹی ہے وہ قدر اور مقدار کے لیے نہیں۔ حقوق العباد میں قلیل کا معیار جتنا سخت اور کڑا ہے، حقوق اللہ میں اتنا ہی نرم اور لچک دار ہے۔ پھر ایک ہی مقدار ایک معاملہ میں قلیل کر نظر انداز کی جاتی ہے تو دوسرے معاملے میں اس سے چشم پوشی نہیں کی جاتی، مثلاً: لوہے اور مٹی وغیرہ کے لین دین کے وقت کلو اور من کو بھی کم کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے، لیکن سونے کی خرید و فروخت ہو تو رَتی رَتی کا حساب کیا جاتا ہے، خود شریعت نے کسی جگہ چوتھائی اور کبھی تہائی اور بعض اوقات نصف سے کم کو قلیل کہا ہے۔ جب قلیل کا کوئی ایسا متعین اور لگا بندھا معیار نہیں جو تمام ہی مسائل میں اصل اور بنیاد کا کام دے سکے تو سب سے پہلے غذائی مواد کے سلسلے میں قلیل کا معیار طے کرنا چاہیے۔

۲:..... اس کے ساتھ شریعت کسی چیز کے داخلی اور خارجی استعمال میں فرق کرتی ہے۔ عین ممکن ہے بلکہ امر واقعہ ہے کہ ایک ہی شئے کا خوردنی اور داخلی استعمال تو ناجائز ہو، مگر اس کا بیرونی اور خارجی استعمال جائز اور حلال ہو، جیسا کہ حشرات الارض سمیت ایسی اشیاء جو پاک ہوں مگر حلال نہ ہوں تو ان کا خوردنی استعمال ناجائز اور خارجی استعمال جائز ہوتا ہے، لہٰذا داخلی اور خارجی استعمال کا فرق بھی روا رکھنا ہوگا۔

۳:..... یہ سوال کہ حرام کے امتزاج اور آمیزش کے بعد کسی چیز کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ صرف اور صرف صارف کے ' نظر سے ہے۔ صانع کے پہلو سے مسئلے کی مختلف صورتیں ہوں گی جن کے احکام علیحدہ ہوں گے، ا%ایک عمومی اصول کے طور پر حرام کی قصداً آمیزش جائز نہیں۔

۴:..... یہ تمام بحث اس بنیاد پر ہے کہ کسی چیز میں حرام موجود ہو، لیکن بہت کم مقدار میں ہو، لیکن اگر حرام' حرام نہ رہے، بلکہ بدل کر حلال ہو جائے، جیسا کہ انقلابِ ماہیت کی صورت میں

ہوتا ہے تو قلیل وکثیر کی ساری بحث ہی ختم ہو جاتی ہے، لہٰذا اگر کیمیائی عمل کے نتیجے میں غذائی مواد کے ماہرین اور اہل فتویٰ حضرات قرار دیں کہ قلب ماہیت کے باعث مصنوع میں شامل کوئی حرام جزء بدل گیا ہے تو وہ پورا پروڈکٹ حلال کہلائے گا۔

۵:..... آخری نکتہ جو آگے بڑھنے سے پہلے ملحوظ رکھنا ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ شریعت کے قانونِ ضرورت کے تحت اگر کسی مجبور یا بیمار شخص کو حرام استعمال کرنے کی اجازت مل جائے تو وہ صورت ہماری گفتگو سے خارج ہے، کیونکہ ضرورت کے اصول کچھ اور ہیں۔

حواشی ومراجع

ا:......''القلیل مغتفر'' کی مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجئے: ''التطبیقات الفقهية لقاعدة اليسير مغتفر فی البیوع'' مؤلفہا کی بن محمد کا نوریتش۔ موضوع کے متعلق مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجئے: مفتی سفیر الدین ثاقب صاحب کا مقالہ: ''وہ مصنوعات جن میں قلیل مقدار میں حرام شامل ہو'' متذکرہ مقالہ راقم کے پیش نظر رہا ہے اور اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے، جس پر احقر اس کے مؤلف کا شکرگزار ہے۔

(جاری ہے)